سبز عمامے کا جواز
مستند کتب کے حوالہ جات
محمد کاشف اقبال
میلاد پبلیکیشنز
Books On Dawat E Islami

فہرست مضامین

Deoband Kon

Deoband Kon

Deoband Kon

انتساب

- اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، شیخ الاسلام والمسلمین، کشتۂ عشقِ رسالت عظیم البرکت، امام المحدثین والمتکلمین، الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز
- آفتاب علم و حکمت، منبع رشد و ہدایت قطب عالم محدث اعظم مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ العزیز
- فنا فی الرسول شیرِ اہلِ سنّت، عاشقِ غوثِ اعظم حضرت مولانا علامہ مفتی محمد عنایت اللہ صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
- نائبِ محدثِ اعظم پاکستان، فنا فی الرضا، پاسبانِ مسلکِ رضا مولانا ابومحمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
- شہیدِ ناموسِ رسالت، مجاہدِ ملت حضرت مولانا ابوالحامد محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ

اوران بزرگ علماء کے نام جن کی زندگی کا ہر لمحہ تحفظِ ناموسِ رسالت، عظمت سرکار غوث اعظم ومسلک رضا کی خدمت میں گزرا۔

دعاؤں کا طالب

محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام، سمندری ضلع فیصل آباد

Deoband.Kon

سبز عمامہ کا جواز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم اما بعد

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ تمام انبیائے کرام نے اسلام کے اس پیغام کو آگے بڑھانے کی سعی محمود فرمائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی حیات طیبہ ظاہری اسی مقدس فریضہ کی تکمیل میں گزاری۔

حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد کوئی نبی تو آنا نہ تھا، اس لیے آپ ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے بعد اس مقدس فریضہ کو تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین رضی اللہ عنہم سمیت تمام اولیائے کرام رحمہم اللہ نے باحسن سرانجام دیا۔ ان نفوس قدسیہ نے اپنی مبارک زندگیوں کو دین متین کے لئے وقف کردیا۔ انہی مبارک ہستیوں کی بدولت دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔

انہی نفوس قدسیہ کے مبارک مشن کی آبیاری کے لیے اہل سنت و جماعت کی محبوب تنظیم ''دعوتِ اسلامی'' کوشاں ہے۔ ان کی سعی محمود سے لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلم لوگوں نے اسلام قبول کیا، اور لاتعداد لوگ برائیوں سے تائب ہو کر احیائے سنت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہوئے۔

ان کی فرنگی تہذیب سے نفرت اور حضورِ اکرم ﷺ کی سنتوں سے محبت

Deoband Kon

بے حد ان کے اطوار سے ظاہر ہے۔ ان کا سینہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا مدینہ ہے، ان کے اخلاص نے لوگوں کے دل موہ لیے۔ مختصر عرصے میں اللہ تعالیٰ نے ''دعوت اسلامی'' کو مقبولیت عامہ عطا فرمادی۔

''دعوتِ اسلامی'' کی مقبولیت سے مخالفینِ اہلسنت کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ اب ان خدامِ دین اسلام کے خلاف مختلف سازشوں میں مصروف ہیں اور لایعنی اعتراضات کا سلسلہ بھی ان کی بوکھلاہٹ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ہم سب سے پہلے سبز رنگ کا اللہ تعالیٰ جل جدہٗ اور اس کے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں محبوب ہونا بیان کریں گے۔ پھر سبز عمامہ کے جواز پر دلائل دیں گے۔ پھر خود دیوبندی اکابر سے اس کا جواز نقل کریں گے۔

رسالہ ''راہ سنت'' میں مخالفین نے دعوتِ اسلامی والوں کو چیلنج کیا کہ ''کوئی ضعیف روایت ہی دکھادیں تو ہم سر تسلیم خم کریں گے۔''

ہم انکے جواب میں دلائل سے حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام سے سبز عمامے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ پھر دیوبندیوں سے اس کا ثبوت بھی پیش کر دیا ہے۔

Deobandi Kon

سبز رنگ قرآن کی روشنی میں

اہل جنت کا لباس سبز ہوگا

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

"وہ اس (جنت) میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قنادیز کے پہنیں گے۔"

(ترجمہ کنز الایمان، ۱۵/۷ سورۃ الکہف آیت نمبر ۳۱)

☆ امام قرطبی علیہ الرحمۃ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ

وخص الاخضر بالذکر لانه الموافق للبصر.

"اور سبز رنگ کا خصوصی طور پر اس لیے ذکر فرمایا ہے کہ وہ بینائی کے زیادہ موافق ہے"۔ (الجامع لاحکام القرآن جلد ۱۰، صفحہ ۳۴۴)

☆ حضرت شیخ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

"سبز رنگ کی طرف نظر کرنا بینائی کو زیادہ کرتا ہے۔" (ضیاء القلوب صفحہ ۳)

☆ امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

"اہل جنت کے کپڑوں کا رنگ اس لیے سبز ہوگا کہ سبز رنگوں میں زیادہ حسین تر اور تازگی میں بکثرت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ محبوب ہے۔"

(تفسیر روح البیان جلد ۵ صفحہ ۲۴۳)

Deoband Kon

☆ محدث جلیل ملا علی قاری علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں کہ

''سبز رنگ کے کپڑے اہل جنت کے لباس سے ہیں اور اس کے لیے یہی شرف کافی ہے''۔ (جمع الوسائل جلد ۱ صفحہ ۱۴۴۔ مرقاۃ المفاتیح جلد ۴ صفحہ ۴۱۵)

☆ دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

عٰلِیَهُمۡ ثِیَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّ اِسۡتَبۡرَقٌ

''ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قنادیز کے''۔

(پارہ ۲۹ سورۃ الدھر آیت ۲۱)

☆ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''سبز رنگ کے کپڑے اہل جنت کا لباس ہوں گے''۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۶، صفحہ ۳۶۵)

☆ وہابیہ دیوبندیہ کے محقق سید امیر علی نے بھی یہی لکھا ہے۔

(تفسیر مواہب الرحمن جلد ۹ صفحہ ۶۔ ۳۳۵)

Deoband Kon

سبز رنگ احادیث کی روشنی میں

حضورِ اکرم ﷺ کا پسندیدہ رنگ سبز

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا''۔

(تفسیر مظہری جلد ۲، صفحہ ۳۳۔ مرقاۃ المفاتیح جلد ۴، صفحہ ۲۱۵۔ شعب الایمان رقم الحدیث ۶۰۶۱۔ المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث ۵۸۹۲۔ مسند الشامین للطبرانی رقم الحدیث ۲۵۳۲۔ ناسخ الحدیث لابن شاہین رقم ۲۰۰۔ مجمع الزوائد جلد ۲، صفحہ ۳۰۸)

☆ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''آپ ﷺ کو سبز کپڑے پسند تھے۔'' (احیاء العلوم جلد ۲، صفحہ ۳۳۵)

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ

''آنحضرت ﷺ کو سفید رنگ کے بعد سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا''۔

(شرح سفر السعادۃ صفحہ ۴۳۱)

☆ کتب فقہ میں ''سبز لباس کو سنت لکھا ہے''۔

(مجمع الانہر جلد ۲، صفحہ ۵۳۲۔ بدر المنتقی جلد ۲، صفحہ ۵۳۲۔ رد المحتار جلد ۵، صفحہ ۲۴۷)

حضورِ اکرم ﷺ کا سبز چادر میں طواف کعبہ فرمانا

☆ حضرت ابن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے اضطباع کیے ہوئے سبز چادر زیب تن کیے ہوئے طواف فرمایا''۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، صفحہ ۲۵۹۔ مشکوۃ المصابیح صفحہ ۲۲۸۔ سنن کبریٰ بیہقی جلد ۵، صفحہ ۷۹۔ بلوغ المرام صفحہ ۵۴۔ مصابیح السنۃ جلد ۲، صفحہ ۲۵۱)

Deoband.Xon

حضورِ اکرم ﷺ کا سبز چادر زیب تن فرمانا:

☆ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز چادریں پہنے ہوئے دیکھا۔"

(جامع ترمذی جلد ۲، صفحہ ۱۰۹۔ سنن ابوداؤد جلد ۲، صفحہ ۲۰۶۔ سنن نسائی جلد ۲، صفحہ ۱۶۳۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۷۶۔ مصابیح السنۃ جلد ۳، صفحہ ۲۰۲۔ شرح السنۃ جلد ۱۲، صفحہ ۲۱۔ مسند امام احمد جلد ۶، صفحہ ۸۹)

☆ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

"رسول اللہ ﷺ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔"

(سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۲۵۳)

☆ دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے بھی حضورِ اکرم ﷺ کی دو سبز چادروں کا ذکر کیا ہے۔ (نشر الطیب صفحہ ۲۲۶۔)

ہجرت کی رات سبز چادر:

☆ ہجرت کی رات رسولِ اعظم ﷺ نے سرکار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ

"میرے بستر پر سو جاؤ، اور میری اس حضرمی (سبز) چادر کو اوڑھ لو۔"

(سیرۃ النبویہ وابن ہشام جلد ۲، صفحہ ۲۲۲۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲، صفحہ ۹)

حضورِ اکرم ﷺ کی رفرف کا رنگ سبز تھا:

☆ حضورِ اکرم ﷺ نے اپنے معجزہ معراج شریف کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

"اس کے بعد میرے لیے سبز رنگ کی رفرف بچھائی گئی جس کا نور آفتاب کے نور پر غالب تھا، اس سے میری آنکھوں کا نور چمکنے لگا۔"

(مدارج النبوت فارسی جلد ۱، صفحہ ۱۲۹)

Deoband Kon

خواب میں اذان سکھانے والے شخص کا لباس سبز تھا:

☆ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ "یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھے ایک دیوار کے ٹکڑے پر کھڑا ہوا، اور اس نے اذان و اقامت کہی الخ" (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱، صفحہ ۲۳۱۔ سنن کبریٰ بیہقی جلد ۱، صفحہ ۴۲۰)

☆ اس حدیث کو دیوبندی محقق انوار خورشید نے بھی نقل کیا ہے۔

(حدیث اور اہل حدیث صفحہ ۲۵۹)

☆ وہابیہ کے امام ابن حزم نے اس روایت کو اعلیٰ درجے کی صحیح قرار دیا ہے۔

(المحلی بالآثار جلد ۳، صفحہ ۱۵۸)

مقام محمود پر امام الانبیاء ﷺ کا لباس سبز ہوگا:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"جب لوگ روزِ قیامت قبروں سے نکلیں گے میں اپنی امت کو لے کر ایک ٹیلے پر پہنچوں گا، وہاں میرا رب تعالیٰ مجھے سبز حلہ پہنائے گا۔ پھر اجازت ملنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا، جو اللہ تعالیٰ چاہے گا یہی مقامِ محمود ہوگا۔" (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، صفحہ ۵۰۹)

حضور اکرم ﷺ وفود سے ملاقات کے وقت سبز کپڑا زیب تن فرماتے:

☆ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

"اور آپ ﷺ کا ایک سبز کپڑا تھا جس کو وفود کی آمد کے وقت زیب تن فرماتے تھے"۔ (الوفا باحوال المصطفیٰ جلد ۲، صفحہ ۵۶۸، طبع فیصل آباد)

Deoband Kon

جبریل امین کا سبز لباس:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''جبرئیل امین میری بارگاہ میں سبز لباس میں حاضر ہوئے''۔

(کشف الغمہ جلد ا، صفحہ ۱۸۴، از امام عبدالوہاب شعرانی)

صحابی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کی اوڑھنی سبز:

☆ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے باب الثیاب الخضر کے تحت ایک حدیث نقل فرمائی ہے، جس میں حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ اوران کی بیوی کا واقعہ درج ہے۔اس حدیث میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''اس عورت پر سبز اوڑھنی تھی۔'' (صحیح بخاری جلد دوم، صفحہ ۸۶۶)

اگر یہ رنگ منع ہوتا تو حضور اکرم ﷺ منع فرما دیتے، منع نہ فرمانا یقیناً جواز کی دلیل ہے۔

روزِ قیامت سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سبز چادروں میں ملبوس ہونا:

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا۔ اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکالو، تاکہ اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گزر جائیں۔پس وہ دو سبز چادروں میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی۔''

(مستدرک الحاکم جلد ۳، صفحہ ۱۷۳۔فضائل الصحابہ، الامام احمد جلد ۲، صفحہ ۷۶۳۔المعجم الکبیر للطبرانی جلد ا، صفحہ ۱۰۸، جلد ۲۲، صفحہ ۴۰۰۔المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۳، صفحہ ۳۵۔مجمع الزوائد جلد ۹، صفحہ ۲۱۲)

Deoband.Kon

حضور ﷺ کے روضہ اطہر کا رنگ سبز ہے:

☆ دیوبندی رسالہ ''راہ سنت'' میں مرقوم ہے کہ

''سرکار دو عالم ﷺ کے قبہ مبارک کا رنگ سبز ہے۔''

(راہ سنت شمارہ نمبر ۳ صفحہ ۸)

حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت پر جبریل امین کا سبز جھنڈے لگانا:

☆ وہابیہ کے محقق سید امیر علی لکھتے ہیں، کہ

''آثار میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ حمل میں آئے تو شرق وغرب کے وحوش نے باہم بشارت دی حتیٰ کہ قریش کے حیوانات یہ خوشخبری بولنے لگے کہ سراج منیر کی ولادت کا وقت قریب ہے۔ تخت ابلیس اوندھا ہو گیا اور شاہان روئے زمین کے تخت گرے۔ اُن کی زبانیں بند ہو گئیں اور حضرت جبریل علیہ السلام نے خانہ کعبہ پر علم سبز قائم کیا۔ اور ملائکہ نے بشارت دی۔'' (تفسیر مواہب الرحمن جلد ۱۰، صفہ ۱۰۸ طبع لاہور)

حضورِ اکرم ﷺ کا محبوب لباس:

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب ترین لباس یہ تھا کہ آپ ﷺ حبرہ زیب تن فرمائیں۔'' (صحیح بخاری جلد ۲، صفحہ ۸۶۵)

اس حبرہ چادر سے آپ ﷺ کو کفن دیا گیا۔ (بخاری جلد ۲، صفحہ ۸۶۵)

☆ بخاری شریف کے حاشیہ میں امام داؤدی نے حبرہ کا رنگ اور اس کی وجہ محبوبیت یوں بیان کی ہے کہ

''حبرہ کا رنگ سبز تھا اور محبوب اس لیے کہ یہ اہل جنت کا لباس ہے۔''

(حاشیہ بخاری جلد دوم، صفحہ ۸۶۵)

Deoband.Kon

☆ محدث جلیل ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ

"آپ ﷺ کو وہ کپڑا اس لیے پسند تھا کہ اس میں سبز رنگ پایا جاتا تھا، اور یہ اہل جنت کا لباس ہے یہ محبوب ہونے کی وجہ ہے۔"

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۸، صفحہ ۲۳۴)

حضور اکرم ﷺ کا سبز عمامہ باندھنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی:

☆ شیخ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ

"دستار مبارک آنحضرت ﷺ اکثر اوقات سفید بود گاہے دستار سیاہ و احیاناً سبز"

"آنحضرت ﷺ کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید کبھی کبھی سیاہ رنگ اور کبھی کبھار سبز رنگ کی ہوتی تھی"۔

(کشف الالتباس صفحہ ۳ طبع دہلی۔ ضیاء القلوب مع خلاصۃ الفتاویٰ جلد ۳ صفحہ ۱۵۴)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دیوبندی اکابر کی نظر میں:

☆ دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

"چونکہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدث ہیں اس لیے انہوں نے یہ جو دس قسمیں شفاعت کی لکھی ہیں کسی حدیث سے معلوم کر کے لکھیں ہوں گی گو ہم کو وہ حدیث نہیں ملی مگر چونکہ شیخ کی نظر حدیث میں بہت وسیع ہے اس لیے ان کا یہ قول قابل قبول ہے"۔

(اشرف الجواب صفحہ ۱۵۵، طبع ملتان)

☆ مزید کہتے ہیں کہ

"بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں

Deoband.Kon

روز مرہ ان کو دربار نبوی ﷺ میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی، ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں، انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے"۔ (الافاضات الیومیہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۸)

☆ وہابیہ کے امام العصر محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ

"مجھ عاجز کو آپ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) کے علم وفضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ حسن عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔" (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۲۷۴)

حضورِ اکرم ﷺ کے سبز عمامہ باندھنے پر وہابی اکابر سے تائید:

☆ وہابیہ کے مجتہد مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ

"ان حدیثوں سے سیاہ عمامہ کا مسنون ہونا نکلتا ہے۔ دوسری روایتوں میں سفید اور سبز بھی منقول ہے۔"

(فوائد وحواشی سنن ابن ماجہ مترجم جلد ۳، صفحہ ۳۲۰، طبع لاہور)

اب مولوی وحید الزماں کے متعلق وہابیہ کے علماء کے تاثرات ملاحظہ کریں تاکہ کوئی دھوکہ دہی نہ چلا سکے۔

☆ وہابیہ کے محقق ارشاد الحق اثری لکھتے ہیں کہ

"مولانا وحید الزماں خان کے علم وفضل کا کون انکار کرسکتا ہے۔ حدیث سے ان کے لگاؤ کا اندازہ آپ اس سے کرلیجیے کہ صحاح ستہ کے علاوہ امام مالک کے مؤطا کا بھی پہلی بار ترجمہ انہی کا مرہون منت ہے۔ عقائد

Deoband.Kon

اور فقہ وغیرہ پر ان کی دو درجن سے زائد تصانیف کا ذکر ملتا ہے۔''

(احادیث ہدایہ کی فنی حیثیت صفحہ ١٧)

☆ وہابیہ کے محقق مولوی داؤد ارشد لکھتے ہیں کہ

''بلاشبہ علامہ وحید الزماں ایک فاضل شخص تھے۔ قرآن کریم اور صحاح خمسہ کا ترجمہ کرکے انہوں نے بہترین خدمت سرانجام دی ہے۔۔۔۔۔

ان کے تراجم تو مستند ہیں۔'' (تحفہ حنفیہ صفحہ ٣٩٠۔٣٨٩)

☆ وہابیہ کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی فرماتے ہیں کہ

''میں اپنی تمام مرویات حدیثہ کی یعنی صحاح ستہ وغیرہ کی روایت کی اجازت مولوی وحید الزماں کو دیتا ہوں جو بڑے زیرک نہایت روشن دماغ اور صائب الرائے آدمی ہیں۔''

(چالیس علمائے اہل حدیث صفحہ ١٠٦۔١٠٥)

اس کے علاوہ متعدد علماء کے وہابیہ وحید الزماں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

(معیار الحق صفحہ ٤٢٥۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات صفحہ ٧۔٢٩۔ علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث از اثری صفحہ ٨٠۔ تاریخ اہل حدیث صفحہ ٣٠٠۔ عقیدہ مسلم از یحییٰ گوندلوی صفحہ ٥۔ ١٣)

حضورِ اکرم ﷺ کے سبز عمامہ باندھنے پر دیوبندی اکابر سے تائید:

☆ دیوبندی محقق و شارح ترمذی محمد سعید پالن پوری کے افادات پر مرتب کتاب تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی میں مرقوم ہے کہ

''پگڑی کسی بھی رنگ کی باندھنا جائز ہے۔ نبی ﷺ نے سیاہ پگڑی بھی

Deoband Kon

باندھی ہے، ہری (سبز) بھی اور سفید بھی، پس لال پگڑی تو مناسب نہیں باقی جس رنگ کی چاہے باندھ سکتا ہے"۔

(تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی جلد ۵، صفحہ ۷۰، طبع کراچی)

☆ دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ

"حضور اقدس ﷺ سے سفید عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور سیاہ عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور بعض روایات میں سبز عمامہ پہننا بھی ثابت ہے۔"

(اصلاحی خطبات جلد ۵، صفحہ ۳۰۷، طبع کراچی)

اصلاحی خطبات کے جدید ایڈیشن میں سبز عمامہ کے اثبات کی عبارت کو مخالفین نے نکال دیا ہے۔

ہوشیار! اے سنی! مسلمان ہوشیار!

☆ دیوبندی مبلغ طارق جمیل کہتے ہیں کہ

"آپ (ﷺ) کا رنگ سفید تھا جس میں سرخی ملی ہوئی تھی، پگڑی کون سی باندھتے تھے؟ سفید، سیاہ اور سبز تینوں پگڑیاں باندھتے تھے"۔

(خطبات جمیل جلد ۲، صفحہ ۱۰۳، طبع گوجرانوالہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سبز عمامہ پہننا:

☆ شیخ مورخ یوسف بن یحییٰ بن علی المقدس الشافعی السلمی (۶۸۵ھ) اور امام عبدالرؤف مناوی لکھتے ہیں کہ

"قرب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نزول فرمائیں گے تو آپ کے سر اقدس پر سبز عمامہ ہوگا۔"

(عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ ۶۰۔ فیض القدیر جلد ۲، صفحہ ۷۱۸)

تحفۃ الحبیب حاشیۃ البجیر علی الخطیب جلد ۳، صفحہ ۳۹۲۔ بریقۃ محمودیۃ

Deoband Kon

شرح طریقۃ محمدیہ جلد ۱، صفحہ ۴۴۴۔ الحدیقۃ الندیہ جلد ۱، صفحہ ۲۷۳ میں بھی یہی مرقوم ہے۔

غزوہ حنین میں فرشتوں کا سبز عمامے باندھے نزول فرمانا:

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"کانت سیماء الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارسلوھا الی ظھورھم ویوم حنین عمائم خضر".

"بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے۔ جنہیں وہ اپنی پشتوں کی جانب چھوڑے ہوئے تھے، اور حنین کے روز سبز عمامے۔"

(دلائل النبوت لابی نعیم جلد ۲، صفحہ ۴۷۴۔ تفسیر خازن جلد ۲، صفحہ ۱۸۲۔ تفسیر معالم التنزیل جلد ۳، صفحہ ۱۵۔ تفسیر الوسیط طنطاوی (زیر آیت انفال)، سیرت حلبیہ جلد ۲، صفحہ ۱۷۶۔ مجمع الزوائد جلد ۶، صفحہ ۸۳)

☆ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

"جبریل علیہ السلام پانچ سو فرشتوں کے ساتھ اور میکائیل علیہ السلام پانچ سو فرشتوں کے ساتھ انسانی شکل وصورت میں ابلق گھوڑوں پر سوار اترے، اس وقت ان کے جسموں پر سفید لباس اور ان کے سروں پر سفید عمامے اور روز حنین سبز عمامے تھے"۔ (مدارج النبوت فارسی جلد ۲ صفحہ ۹۳)

☆ دیوبندیوں کے معروف محقق محمد یوسف کاندھلوی لکھتے ہیں کہ

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "فرشتوں کے لباس یوم بدر میں سفید عمامے تھے، جن کے شملوں کو اپنی پشت پر چھوڑ رکھا تھا اور یوم حنین میں سبز عمامے تھے"۔ (حیات الصحابۃ جلد ۳، صفحہ ۵۹۸، طبع دہلی)

☆ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فتوح الشام میں ایک موقع پر سبز عمامے کے ساتھ

Deobandi Kon

نصرت الٰہی بن کر فرشتوں کا آنا بیان کیا ہے۔ (فتوح الشام جلد ۱، صفحہ ۱۹۱)

مہاجرین اولین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سبز عمامہ بھی باندھنا:

☆ امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ

"حدثنا ابو بکر قال سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المہاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود و بیض و حمر و خضر"۔

"سلیمان بن ابی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین (صحابہ کرام) کو سوتی کپڑے کے سیاہ اور سفید اور سرخ اور سبز عمامے باندھتے پایا"

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶، صفحہ ۴۸، طبع ملتان۔ مسند اسحق بن راہویہ جلد ۱، صفحہ ۸۸۲۔ ۸۸۳)

☆ اس روایت کو دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی نے بھی نقل کیا ہے۔

(عمامہ کے فضائل اور مسائل صفحہ ۷۷، طبع کراچی)

سند کی توثیق

اب ہم اس روایت کے راویوں کی توثیق و تعدیل پیش کریں گے۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ:

☆ اس روایت کے پہلے راوی امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کہ ثقہ ہیں اور امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔ صحیح بخاری میں ان سے تیس اور صحیح مسلم میں ان سے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث مروی ہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۴)

☆ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق "الحافظ عدیم النظیر اثبت" وغیرہ الفاظ لکھے ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۱۸)

Deobandi Kon

☆ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو "ثقہ اور حافظ" لکھا ہے۔

(تقریب التہذیب صفحہ ۲۱۲)

☆ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق کہا کہ

"وہ احد الاعلام من آئمۃ الاسلام تھے، ان کی المصنف جیسی کتاب نہ کسی نے پہلے لکھی اور نہ بعد میں لکھی گئی۔" (البدایہ والنھایہ جلد ۱۰، صفحہ ۳۱۵)

☆ مصنف ابن ابی شیبہ کے متعلق دیوبندی محقق محمد علی صدیقی لکھتے ہیں کہ

"مصنف ابن ابی شیبہ کی خصوصیت میں یہ ہے کہ اس میں حدیثِ نبوی علیہ السلام کے پہلو بہ پہلو صحابہ و تابعین کے اقوال و فتاویٰ کا ذکر ہے، ان کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر حدیث کے متعلق یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کو سلف امت میں تلقی بالقبول کا درجہ ملا ہے یا نہیں، اور دورِ صحابہ میں تابعین میں اس پر عمل تھا کہ نہیں۔ اور یہ اس کتاب کی وہ خاص افادی حیثیت ہے کہ جس میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتی اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب فقہا و محدثین میں برابر متداول چلی آ رہی ہے۔"

(امامِ اعظم اور علمِ حدیث صفحہ ۲۴۲، طبع سیالکوٹ)

سلیمان بن حرب مصری رحمۃ اللہ علیہ:

دوسرے راوی سلیمان بن حرب رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ کے قاضی ہیں۔ اہلِ بصرہ کے جلیل القدر اور اہلِ علم میں سے ہیں۔

☆ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ

"یہ آئمہ میں سے ہیں۔ دس ہزار احادیث ان سے مروی ہیں۔"

(اکمال فی اسماء الرجال صفحہ ۵۹۹)

☆ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو "ثقہ امام حافظ" لکھا ہے۔

Deoband.Kon

(تقریب التہذیب صفحہ ۱۳۳)

☆ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سند متصل کے ساتھ ان سے ۱۵۲ روایات نقل کی ہیں۔

☆ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سند متصل کے ساتھ ان سے ۱۱ روایات نقل کی ہیں۔

☆ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ثقاہت دیگر آئمہ محدثین سے بھی نقل کی ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد ۵، صفحہ ۱۷۹)

جریر بن حازم رحمۃ اللہ علیہ:

اس روایت کے تیسرے راوی جریر بن حازم رحمۃ اللہ علیہ بصرہ کے رہائشی بلند پایہ حافظ الحدیث اور عظیم المرتبت عالم ہیں۔

☆ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

"جریر حدیث کے عالم اور متبع سنت تھے ثقہ ہیں۔"

(تذکرۃ الحفاظ۔ تقریب التہذیب صفحہ ۵۴)

☆ امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو "ثقہ" قرار دیا۔

☆ امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "ثقہ" قرار دیا۔

☆ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔"

☆ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں "صدوق صالح" کہا۔

☆ امام بزار اور ابن سعد نے "ثقہ" کہا۔

(تہذیب التہذیب جلد ۲، صفحہ ۷۲،۷۰)

یعلی بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ:

اس روایت کے چوتھے راوی یعلی بن حکیم ثقفی مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

☆ حافظ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو "ثقہ" لکھا ہے۔ (تقریب التہذیب ۳۸۷)

Deoband.Kon

☆ امام احمد امام معینی ۔امام ابوزرعہ۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہم نے ان کو "ثقہ" قرار دیا ہے۔

☆ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "اس میں کوئی حرج نہیں"۔

☆ امام یعقوب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "مستقیم الحدیث" تھے۔

☆ ابن خراش رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "صدوق تھے"۔

☆ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۱۱، صفحہ ۴۰۱)

سلیمان بن ابی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

اس روایت کے پانچویں راوی سلیمان ابن ابی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعی ہیں۔ انہوں نے مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

(اکمال فی اسماء الرجال از صاحب مشکوٰۃ صفحہ ۵۹۹)

☆ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو "مقبول" لکھا ہے۔ (تقریب التہذیب صفحہ ۱۳۴)

☆ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

☆ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ

"انہوں نے مہاجرین صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے۔"

(تہذیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۲۰۵)

معلوم ہوا کہ یہ روایت سند کے اعتبار سے بھی صحیح ہے۔ تو ثابت ہوگیا کہ سبز عمامہ خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجرین اولین صحابہ کرام (جن میں خلفائے راشدین افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمرِ فاروق، حضرت عثمانِ غنی، حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں) سے سبز عمامہ باندھنا ثابت ہے، ان کی عظمت وشان پر ایک آیت کریمہ اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

Deoband Kon

ارشاد عالی شان ملاحظہ فرمائیں۔

مہاجرین اولین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و شان بارگاہ خداوندی میں:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝

''اور سب میں اگلے پہلے مہاجر و انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔'' (ترجمہ کنز الایمان، پارہ ۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۱۰۰)

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''میرے صحابہ کرام کی مثال ستاروں کی سی ہے، جن میں راستے کی تلاش کی جاتی ہے۔ پس تم میرے صحابہ کرام میں سے جس کے قول کو پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے''۔ (مسند عبد بن حمید جلد ۱، صفحہ ۲۵۰)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''میرا جو صحابی جس علاقے میں فوت ہوگا تو وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے قائد اور نور ہوگا۔''

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵۔ مشکوۃ المصابیح صفحہ ۵۵۴۔ کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱۔

Deoband Kon

مصابیح السنۃ جلد ۴ صفحہ ۱۴۶۔شرح السنۃ جلد ۱۴ صفحہ ۴۷۔جمع الجوامع جلد ۱ صفحہ ۱۲۷۔
الریاض النضرہ جلد ۱ صفحہ ۸،۱۷)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

"اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا
مجھے دیکھنے والے کو دیکھا"

(جامع ترمذی جلد ۲، صفحہ ۲۲۵۔مشکوۃ المصابیح صفحہ ۵۵۴۔مصابیح السنۃ جلد ۴، صفحہ ۱۴۶۔
کنزالعمال جلد ۱۱، صفحہ ۲۴۲)

خود امام الانبیاء علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سبز عمامہ ثابت ہوگیا۔سنت پر عمل کرنے والوں کے لیے خود بشارت ارشاد فرمائی گئی ہے۔

☆ حضور اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

"بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو سنت پر عمل کرنے پر جنت میں داخل
کرے گا" (کتاب الشفاء جلد ۲، صفحہ ۱۰، طبع ملتان)

☆ مزید ارشاد فرمایا کہ

"جس نے امت کے فتنے کے وقت میری سنت پر عمل کیا اس کو اللہ تعالیٰ
سو شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا"

(مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۰۔کتاب الشفاء جلد ۲، صفحہ ۱۰۔المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۵، صفحہ ۳۱۵۔
حلیۃ الاولیاء جلد ۸، صفحہ ۲۱۷۔مسند الفردوس جلد ۴، صفحہ ۱۹۸۔مفتاح الجنۃ جلد ۱، صفحہ ۱۳۔
مصابیح السنۃ جلد ۱، صفحہ ۱۶۳)

اس سے معلوم ہوا کہ "دعوت اسلامی" والے سبز عمامہ پہن کر اس فتنہ عظیمہ کے وقت سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر رہے ہیں۔اور ان پر طعن و تشنیع کرنے والے رسول اعظم علیہ السلام کی سنت کی تحقیر کر رہے ہیں۔

Deoband.Kon

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا سبز عمامہ باندھنا:

☆ دیوبندی محقق ومورخ معین الدین ندوی لکھتے ہیں کہ

''عمامہ آپ کا سفید ہوتا تھا، زعفرانی رنگ زیادہ پسند خاطر تھا۔ کبھی کبھی سبز بھی استعمال کرتے تھے''۔ (تابعین صفحہ ۳۶۵۔ سیر الصحابہ جلد ۷، صفحہ ۴۰۹)

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تعارف:

جلیل القدر تابعی قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوعبدالرحمن، اہلِ مدینہ کے مشہور عالم فقیہ ہیں۔ انہوں نے اپنی پھوپھی حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت معاویہ، حضرت ابن عمر، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے علمِ حدیث کا حصول کیا۔ اپنے والد کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پرورش پائی، انہیں سے فقہ وحدیث کی تحصیل کی۔

☆ یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''مدینہ منورہ میں کوئی عالم ایسا نہیں جسے ہم قاسم پر برتری دے سکیں''۔

☆ ابوالزناد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''میں نے قاسم سے زیادہ بڑا کوئی عالم کوئی فقیہ نہیں دیکھا، نہ ہی علمِ حدیث کا ان سے بڑا کوئی عالم ہمیں معلوم ہے''۔

☆ ابن مدین نے کہا کہ

''ان سے دوسو احادیث مروی ہیں''۔

☆ ابن سعد نے کہا کہ

''گرامی قدر امام فقیہ قابلِ اعتماد عالم متقی محدث تھے''۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

''اگر مجھے اختیار ہوتو میں اپنے بعد قاسم کو خلیفہ بنادوں''۔

Deobandazon

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۱)

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کا سبز عمامہ باندھنا:

☆ فضل بن ابی المہلب نے ذکر کیا ہے کہ

"انہوں (سلیمان بن عبدالملک) نے پیلے رنگ کا حلہ پہنا پھر اسے اُتار دیا اور اس کے بدلے سبز حلہ پہنا، اور سبز عمامہ باندھا۔ اور سبز بستر پر بیٹھے۔"

(البدایہ والنہایہ جلد ۹، صفحہ ۱۸۰۔ الکامل فی التاریخ جلد ۲، صفحہ ۳۶۲۔ تاریخ طبری جلد ۴، صفحہ ۵۷۔ حیوٰۃ الحیوان جلد ۱، صفحہ ۸۵)

میدان جہاد میں حضرت حولہ بنت ازور رضی اللہ عنہا کے سبز عمامہ پہننے کا ذکر امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ (فتوح الشام جلد ۱، صفحہ ۴۰۔ طبع پشاور)

☆ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جلیل القدر ولی کامل حضرت ابو العباس احمد الملثم رضی اللہ عنہ کے سبز عمامہ باندھنے کا ذکر کیا ہے۔

(طبقات الکبریٰ للشعرانی جلد ۱، صفحہ ۱۳۶، طبع مصر)

سبز عمامہ کی بہاریں

☆ امام مالک علیہ الرحمہ سے طلب حدیث کرنے والے ایک صالح نوجوان (محدث) کا وصال باکمال ہو گیا کسی صالح آدمی نے خواب میں اس نوجوان کو سبز عمامہ میں ملبوس دیکھا الخ۔ (شرح صحیح بخاری ابن بطال جلد ۱، صفحہ ۱۳۴)

☆ امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے امام ابو عمار حسین بن حریث کو خواب میں دیکھا کہ گویا "وہ منبر رسول پر موجود ہیں اور آپ پر سفید کپڑے اور سر پر سبز عمامہ تھا۔"

(تاریخ بغداد جلد ۸، صفحہ ۳۴۔ تہذیب الکمال جلد ۶، صفحہ ۳۲۱۔ سیر اعلام النبلاء جلد ۱۱، صفحہ ۴۰۱۔ تاریخ اسلام للذہبی جلد ۱۸، صفحہ ۲۳۴۔ الوافی بالوفیات جلد ۴، صفحہ ۲۳۶)

☆ شیخ عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اس حال میں کہ ان پر ایک سبز حلہ تھا اور سبز عمامہ تھا۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۱۳، صفحہ ۷۷۔ ذیل طبقات الحنابلہ جلد ۱، صفحہ ۲۲۵۔ شذرات الذہب جلد ۵، صفحہ ۵۸)

Deoband.Kon

سبز عمامہ کا دیو بندی اکابر سے ثبوت

قارئین کرام! ہم نے بحمد للہ تعالیٰ سبز عمامہ کا حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے ثبوت پیش کر دیا ہے۔ اب ہم اتمامِ حجت کے واسطے دیو بندی اکابر کی عبارات سے سبز عمامہ کا اثبات نقل کریں گے۔ ان میں سے بعض دیو بندی اکابر کی عبارات گزشتہ اوراق میں نقل کی جا چکی ہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی:

☆ دیو بندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے حضورِ اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کے حصول کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ

"عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر، ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے، اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے، اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے، اور سبز پگڑی، اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے۔

اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی داہنے۔

اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں۔

اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے۔ اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے ...... ان شاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔" (ضیاء القلوب مشمولہ کلیات امدادیہ صفحہ ۶۱ طبع کراچی)

اس سے دو چیزیں واضح ہوئیں۔

DeobandKon

(۱) حضور اکرم ﷺ کا سبز عمامہ باندھنا حق ہے۔

(۲) الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بناوٹی درود نہیں ہے بلکہ اس کے ورد سے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

اس پر مزید تفصیل کے شائقین میری کتاب ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنے کا ثبوت'' ملاحظہ کریں۔

مدرسہ دیوبند میں سبز عمامہ سے دستار بندی:

☆ دیوبندی ترجمان ماہنامہ الرشید کے دارالعلوم دیوبند نمبر میں مرقوم ہے کہ

''۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء سے انتظامیہ نے دستار بندی اور عطائے سند کا سلسلہ شروع کر دیا، دارالعلوم کے سرپرست فارغ التحصیل طلبہ کے سر پر اپنے ہاتھ سے سبز دستار باندھتے اور سند عطا فرماتے تھے۔''

(ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر صفحہ ۵۵۱)

انور شاہ کشمیری کا سبز عمامہ باندھنا:

☆ دیوبندی محدث العصر انور شاہ کشمیری کے متعلق ان کی سوانح میں مرقوم ہے کہ

''اس حسین اور پرکشش جسم پر جب موسم سرما آتا سبز عمامہ زیب سر اور سبز قبا زیب بدن کرتے تو ایک فرشتہ انسانوں کی اس دنیا میں چلتا پھرتا نظر آتا۔''

(حیات کشمیری (نقش دوام) صفحہ ۷۵)

☆ دیوبندی مولوی انوار الحسن شیر کوٹی نے لکھا ہے

''اے دارالعلوم دیوبند کے متوسط دور کے فرزندو! وہ دیکھو دارالحدیث میں سرما کے دنوں میں سبز چوغا اور سر پر سبز عمامہ باندھے ایک خضر صورت فرشتہ سیرت علوم و فنون کے بحر ناپید اکنار بیٹھے ہیں آب حیات کے چشمے

Deoband.Kon

یہاں بہہ رہے ہیں اردگردسینکڑوں پیاسے سکندر بیٹھے ہیں لیکن کوئی محروم نہیں یہ اپنے زمانے کے امام ہیں جنہیں ''مولانا محمد انور شاہ'' کہتے ہیں''۔
(حیات عثمانی صفحہ ۵۶)

☆ قاری طیب دیوبندی مہتمم دار العلوم دیوبند کہتے ہیں کہ
(''انور) شاہ صاحب (کشمیری)۔۔۔اکثر سبز پگڑی باندھا کرتے تھے''۔
(بزرگوں کے ایمان افروز قصے ۸۰، طبع کراچی)

مہتمم مدرسہ دیوبند کا سبز عمامہ باندھنا:

☆ دیوبندی ابن الحسن عباسی رقم طراز ہیں کہ
''میں اٹھنے ہی والا تھا کہ ایک سبز رنگ کا پٹکا باندھے آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا ''آپ کی تعریف؟'' بولے کہ ''میں مہتمم ہوں'' اور تین بڑے بڑے رجسٹر میرے سامنے رکھ دیئے اور بتلایا کہ یہ سال بھر کے آمدوصرف کا حساب''۔ (دینی مدارس صفحہ ۸۵)

یہ عبارت تاریخ دار العلوم دیوبند از مولوی محبوب اور ماہنامہ الرشید دار العلوم دیو بند نمبر میں بھی موجود ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ ان میں ابتداء کی جملہ سبز پٹکا کی جگہ یوں ہے ''ایک صاحب سبزہ رنگ آئے''۔
(تاریخ دار العلوم دیو بند جلد ۱، صفحہ ۱۸۰۔ ماہنامہ الرشید دار العلوم دیو بند نمبر ۱۹۵)

خلیل احمد انبیٹھوی کا سبز عمامہ باندھنا:

☆ دیوبندی محدث خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق دیوبندی محقق ومورخ عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ
''عمامہ حضرت متوسط طول کا باندھتے تھے، مگر نہایت خوبصورت شملہ دوسوا

Deoband.Kon

دو بالشت پیچھے چھوڑتے اور اکثر مشروع بھاگلپوری کا سبز یا کالا ہی ہوتا تھا

ہمیشہ آپ کھڑے ہو کر عمامہ باندھتے"۔ (تذکرۃ الخلیل صفحہ ۳۶۲ طبع کراچی)

حسین احمد مدنی کی سبز عمامہ سے دستار بندی:

☆ دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام حسین احمد مدنی خود اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ

"مجھ کو ایک عمامہ سبز حسب اصول مدرسہ (دیوبند) از دست حضرت شیخ الہند بندھوایا گیا"۔ (نقش حیات جلد ۱، صفحہ ۱۴۷، طبع کراچی)

☆ دیوبندی سوانح نگار فرید الوحیدی اپنے دیوبندی شیخ الاسلام حسین احمد مدنی کے حلیہ میں رقم طراز ہیں کہ

"سر پر سبز رنگ کا عربی انداز کا اُونی رومال، جسم پر کتھئی رنگ کا عربی مصلح (عباء)"۔ (شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ایک تاریخی و سوانحی مطالعہ صفحہ ۷۹۵)

عبد الستار تونسوی کی سبز عمامہ سے دستار بندی:

مولانا محمد حسین صاحب نے مناظر اعظم، تنظیم اہل سنت علامہ (عبد الستار) تونسوی کے سر پر سبز رنگ کی دستار بندھوائی۔ (بے نظیر ولاجواب مناظرہ صفحہ ۲۲۰)

سلیم اللہ خان:

☆ دیوبندی شیخ الحدیث سلیم اللہ خان لکھتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز رنگ سب سے زیادہ پسند تھا، لہٰذا سبز رنگ کی پگڑی کو دوسرے رنگوں پر ترجیح دیئے بغیر اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو جائز ہے"۔

(کشف الباری جلد ۱، صفحہ ۱۷۳، کتاب اللباس، طبع کراچی)

Deoband.Kon

سبز عمامے والے کے پیچھے نماز جائز ہے۔ دیوبند کا فتویٰ:

سوال: ''اماموں کو سبز یا نارنجی عمامہ باندھنا جائز ہے یا نہیں؟''

جواب: ''سبز یا نارنجی رنگ کی شرعاً ممانعت نہیں ہے، لہٰذا اس (سبز عمامے والے امام) کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔''

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۳ صفحہ ۷۔۱۹۶)

☆ دیوبندی مولوی اعجاز مسلم شاشی متخصص جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک نے لکھا ہے کہ

''سلف صالحین میں مختلف رنگوں کے مثلاً سفید، سیاہ، سبز۔۔۔ کے عمامے باندھنے کا معمول رہا ہے''۔ چنانچہ ایک بزرگ حضرت سلیمان بن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے کئی مہاجرین اولین صحابہ کا زمانہ پایا اور دیکھا کہ وہ لوگ سیاہ، سفید، سبز، پیلے اور سرخ رنگ کے کھردرے سوتی کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے''۔

(لباس اور زینت ۱۴۵۔۱۴۴ طبع راولپنڈی)

☆ وہابیہ کے ترجمان ہفت روزہ صحیفہ اہل حدیث میں لکھا ہے کہ

''سبز عمامہ کی ممانعت بھی ثابت نہیں سو سبز عمامہ و ٹوپی بھی کبھی کبھی پہننا جائز ہے''۔ (ہفت روزہ صحیفہ اہل حدیث کراچی، ۱۰ مئی ۲۰۰۵ء)

راہ سنت والوں کا اقرار حق:

''دعوت اسلامی'' کی تردید کرتے ہوئے سبز عمامہ پر معترض ہونے والا معترض لکھنے پر مجبور ہے کہ ''کسی بھی رنگ کی پگڑی پہننا جائز ہے''۔ (در رسالہ راہ سنت نمبر ۲، صفحہ ۳۲)

جب خود اقرار کر لیا کہ کسی بھی رنگ کی پگڑی جائز ہے۔ تو کیا سبز عمامہ اس سے خارج ہے؟

Deoband.Kon

مخالفین کی پیش کردہ روایت اور اس کا جواب:

☆ مخالفین ایک روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیھم السیجان"

"میری امت میں ستر ہزار آدمی دجال کی پیروی کریں گے ان پر سبز چادریں ہوں گی۔" (مشکوۃ المصابیح صفحہ ۴۷۷)

بعض لوگ "سیجان" کا ترجمہ "سبز عمامہ" بھی کر دیتے ہیں۔

الجواب: اس روایت کے کئی جواب ہیں

اولاً: یہ روایت موضوع من گھڑت ہے۔ اس روایت کی سند میں ایک راوی ابوہارون ہے جس کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ اس پر محدثین کرام نے سخت جرح فرمائی ہے۔

☆ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ "اکذب من فرعون" "فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا تھا" (قول صالح بن محمد میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۴)

☆ یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ "امام شعبہ نے اسے "ضعیف" قرار دیا۔"

☆ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "یحییٰ القطان نے اسے ترک کر دیا"۔

☆ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "یہ کچھ نہیں"۔

☆ امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں "محدثین کے نزدیک اس کی حدیث کی تصدیق نہ کی جائیگی۔"

☆ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "ضعیف الحدیث ہے۔"

☆ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "ضعیف ہے۔"

☆ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "یہ متروک الحدیث ہے یہ ثقہ نہیں اس کی حدیث نہ

Deoband.Com

لکھی جائے گی۔"

☆ جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "کذاب اور مفتری ہے۔"

☆ ابواحمد حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "یہ متروک الحدیث تھا"

☆ اس کے علاوہ متعدد محدثین نے اسے کذاب اور متروک قرار دیا ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد ۷ صفحہ ۲۱۴)

☆ امام حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کذاب قرار دیا۔ (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۳۶۴)

☆ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "غیر ثقہ اور جھوٹا" قرار دیا۔

☆ امام شعبہ بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ابوہارون سے روایت کرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنی گردن کٹوادوں۔"

☆ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "یہ شیعہ ہے۔"

اس طرح کی مزید سخت جرح کے لیے مندرجہ ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں (حاشیہ شرح السنۃ صفحہ ۶۳۔ تاریخ ابن معین جلد ۲، صفحہ ۲۴۳۔ التاریخ الکبیر جلد ۶، صفحہ ۲۹۹۔ المجروحین جلد ۳، صفحہ ۱۷۷۔ کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی جلد ۳، صفحہ ۳۱۳)

☆ وہابیہ کے محدث زبیر علی زئی نے ابوہارون کے بارے میں لکھا ہے کہ

"یہ راوی ضعیف متروک اور جھوٹا تھا۔ لہٰذا یہ روایت (اس کی) موضوع ہے۔" (الحدیث جنوری ۲۰۰۶ صفحہ ۱۱)

"ابوہارون سخت مجروح راوی ہے...... یہ روایت (اس کی) موضوع ہے۔"

(الحدیث اگست ۲۰۰۸ء)

☆ دیوبندی مناظر ماسٹر امین اوکاڑوی اس ابوہارون کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"یہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا تھا۔" (تجلیات صفدر جلد ۱، صفحہ ۱۲۲)

☆ وہابیہ کے محقق داؤد ارشد نے ابوہارون کو کذاب قرار دیا ہے۔

(حاشیہ سبیل الرسول صفحہ ۲۰۸)

Deoband Kon

ثانیاً: محدث جلیل ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

''اس روایت میں امت اجابت مراد نہیں، بلکہ امت دعوت مراد ہے۔
اور یہ بات ظاہر ہے جیسا کہ اصفہان کے یہودیوں والی روایت گزشتہ اوراق میں گزر چکی ہے۔''

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۱۰، صفحہ ۳۱۷۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴، صفحہ ۳۶۴)

☆ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

یتبع الدجال من یھود اصفھان سبعون الفا علیھم طیالسۃ

''ستر ہزار اصفہان کے یہودی دجال کی پیروی اختیار کر لیں گے۔''

(صحیح مسلم جلد ۲، صفحہ ۴۰۵۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۷۵)

ثالثاً: اس روایت میں سیجان سین کے کسرہ کے ساتھ ساج کی جمع ہے، جس سے مراد طیلسان اخضر ہے۔

☆ علامہ ابن منظور افریقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ''سیجان ساج کی جمع ہے، جس سے مراد طیلسان اخضر ہے۔'' (لسان العرب جلد ۲، صفحہ ۳۱۳)

☆ المنجد میں ہے۔ ''طیلس کی جمع طیالس اور طیلسان اور طیلس سبز چادر کو کہتے ہیں جس کو علماء و مشائخ استعمال کرتے ہیں''۔ (المنجد صفحہ ۶۱۱)

☆ ''طیلسان وہ چادر ہے جو اکثر قاضی اور خطیب کندھے پر ڈالتے ہیں''

(فرہنگ فارسی صفحہ ۱۴۷)

☆ ''طیلسان ایک قسم کی چادر ہوتی ہے جو خطبہ پڑھنے والے اور قاضی لوگ اپنے کندھوں پر ڈالتے ہیں''۔ (لغات کشوری صفحہ ۳۱۰)

Deoband Kon

☆ زبیدی لکھتے ہیں کہ "ساج سبز رنگ کی چادر کو کہا جاتا ہے۔"

(تاج العروس جلد ۳ صفحہ ۳۰۸)

☆ المعجم الوسیط میں ہے "ساج کی تصغیر سویج اور جمع سیجان ہے۔"

☆ ابن الاعرابی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "سیاہ رنگ کی چادروں کو سیجان کہا جاتا ہے۔ دیگر آئمہ لغت نے بھی یہی کچھ بیان کیا ہے۔" (الصحاح صفحہ ۵۲۲، صراح صفحہ ۸۶)

اس سے معلوم ہوا کہ مخالفین کا "سیجان" کا ترجمہ "سبز عمامہ" کرنا ان کی ۔۔۔۔ ہے، جب سبز عمامہ ہے ہی نہیں پھر اس کا بطور دلیل اس روایت سے دعوتِ اسلامی والوں کو مطعون کرنا نری ۔۔۔۔ پر دال ہے۔

رابعاً: سبز چادر خود رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمائی۔ اس کے کثیر حوالہ جات گزشتہ اوراق میں ذکر کیے جا چکے ہیں۔ اس نیتِ سنت کی وجہ سے سبز چادر کا اوڑھنا بھی ممنوع و معیوب نہیں ہے۔ دجال کے پیروکار فیشن کی وجہ سے پہنیں گے۔ "دعوتِ اسلامی" والے فیشن کی وجہ سے سبز عمامہ نہیں باندھتے، بلکہ سنتِ مستحبہ کی وجہ سے ماجور ہوں گے، اسی نیتِ سنت سے سبز چادر بھی ممنوع نہیں ہے۔

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

"بعض علماء نے اس حدیث کی وجہ سے طیالسی چادروں کی مذمت کی ہے۔ اس روایت کی وجہ سے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسی جماعت کو دیکھا جو طیالسی چادروں میں ملبوس تھی اور وہ خیبر کے یہودیوں کے مشابہ تھے۔ لیکن حق یہ ہے کہ طیالسی چادریں پہننے سے مراد چادر کے ساتھ سر کو ڈھانپنا ہے، جو محمود و مسنون عمل ہے۔ اس کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعدد احادیث مروی ہیں، اگرچہ یہ کسی وقت میں یہودیوں کا شعار تھا۔ لیکن جمہور علماء

Deoband.Kon

کے نزدیک یہ بہر صورت بلا کراہت جائز ہے۔ حدیث میں ہے۔

''طیلسان سے سر کو ڈھانپنا عرب کا رواج ہے۔''

(اشعۃ اللمعات جلد ۴، صفحہ ۳۵۶)

ان دلائل قاہرہ سے ثابت ہو گیا کہ روایت بالا مشکوٰۃ والی سے ''دعوتِ اسلامی'' والوں کو دجال کا پیروکار کہنے والے۔۔۔۔ ہیں۔

مخالفین کی پیش کردہ عبارات اور ان کا جواب:

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ حدیثیہ سے ''فلا اصل'' تو نقل کر دیا۔ مگر ''ولا ینھی عنھا'' (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۲۲۵) ''کہ اگر کوئی باندھے تو منع نہ کیا جائے گا'' کو ہضم کر گئے۔ یہی حال حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا کیا۔

جہاں تک ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا معاملہ ہے تو اس میں اوّل تو سبز پگڑی کا ذکر اپنی طرف سے ترجمہ میں اضافہ کیا۔ عبارت کا لثوب الاخضر ''سبز کپڑا'' اور ترجمہ میں ''سبز پگڑی'' بنا دی۔ اس سے بڑھ کر بد دیانتی کیا ہو سکتی ہے؟

ثانیاً: اس عبارت میں تکبر و فخر والے لباس کی بات ہے۔ مرقاۃ المفاتیح میں آگے اس کی وضاحت بھی موجود ہے کہ ''شہرت والے کپڑے سے مراد وہ کپڑا ہے جس کا پہننا حلال نہ ہو۔'' سے بات واضح ہے کہ کیا سبز عمامہ پہننا حرام ہے؟

اس کی حرمت کی دلیل بیان کی جائے، اس پر کون سی وعید سنائی گئی ہے؟

پھر ''دعوتِ اسلامی'' والوں پر اس عبارت کو منطبق کرنا ان کی نری۔۔۔۔ ہے اس لیے کہ عبارت میں تو ہے کہ ''جس نے تکبر و فخر اپنے کو زاہد و متقی یا غیر عالم نے اپنے کو عالم ظاہر کرنے کے لیے ایسا لباس پہنا تو اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنایا جائے گا۔''

''دعوتِ اسلامی'' والے عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ و نیت، زہد و تقویٰ کا اظہار

Deoband.Kon

کب ہے؟ یا فخر و تکبر سے کب پہنتے ہیں؟

ہمارا مشاہدہ تو یہ ہے کہ "دعوتِ اسلامی" کے احباب منکسر المزاج نہایت متواضع سنت کے متوالے ہوتے ہیں۔ پھر اگر سبز عمامے سے تکبر آتا ہے، تو سفید عمامے سے تکبر کیوں نہیں ہوسکتا؟

اگر سبز عمامے سے کسی کی دل شکنی ہورہی ہے، لوگوں کی ذلت ہوتی ہے تو سفید اور سیاہ عمامے سے کیوں نہیں ہوتی؟

پھر سبز عمامہ سے کب ریاکاری مقصود ہے؟ کہاں کی بات کہاں جڑ دی۔ صرف اور صرف ان کو "دعوتِ اسلامی" والوں کی زبانوں پر عظمتِ رسولِ اکرم ﷺ کے ترانے اچھے نہیں لگتے۔

اس وقت ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بدعت کے سلسلے میں اپنے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کی "بوادر النوادر" صفحہ ۷۷ پڑھو جس میں بعض بدعات کو واجب بھی قرار دیا ہے۔

"دعوتِ اسلامی" کے احباب کا سبز عمامہ باندھنا التزام شرعی نہیں ہے۔ بلکہ ایسے عمامہ سے نفس عمامہ کے حوالہ سے ادائیگی سنت مراد ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم ﷺ نے سبز عمامہ سے منع نہ کیا تو مخالفینِ اہلسنت کو کیا حق حاصل ہے کہ اس کو منع کریں؟

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا، اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے خاموشی اختیار فرمائی تو وہ اس سے ہے جسے معاف فرمادیا۔"

(جامع ترمذی جلد ۱، صفحہ ۳۰۳۔ سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۴۹۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۶۷۔ سنن کبریٰ بیہقی جلد ۱۰، صفحہ ۱۱۲۔ الفردوس جلد ۲، صفحہ ۱۵۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ششم، صفحہ ۲۵۰۔

Deoband Kon

مستدرک جلد پنجم، صفحہ ۴۳)

جب کوئی دلیل شرعی اس کی ممانعت میں موجود نہیں ہے تو کوئی امر اس کے لیے مانع نہیں ہو سکتا۔ کسی عالم کا تفرد پھر کب حجت ہو سکتا ہے وہ کوئی ہو۔

پھر مخالفین نے لکھا کہ "سفید عمامے کی ترغیب دی جا سکتی ہے" (ملخصاً)

مخالفین گویا اپنے قول کو ہی شریعت سمجھ کر مسئلہ بتلا رہے ہیں، اس لیے کہ چاہیے تو یہ تھا کہ اس پر کوئی صریح حدیث بیان کرتے جس میں سفید عمامے کا حکم یا اس کی ترغیب ہوتی، مگر ایسا کرنا ان کے بس میں نہیں ہے۔ ان کو تو سینہ زوری سے سبز عمامے کا رد کرنا مقصود ہے۔

قارئین کرام! ہم نے مخالفین اہلسنت کے دلائل خود ساختہ کا پوسٹ مارٹم کر دیا تحقیقی علمی دلائل سے، اس سے سبز عمامے کا جواز روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ "دعوتِ اسلامی" کے احباب سنت پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ماجور ہوں گے۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مذہب حق اہل سنت پر قائم دائم رکھے۔ آمین!

بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

Deoband Kon